العلم

آسان تجوید

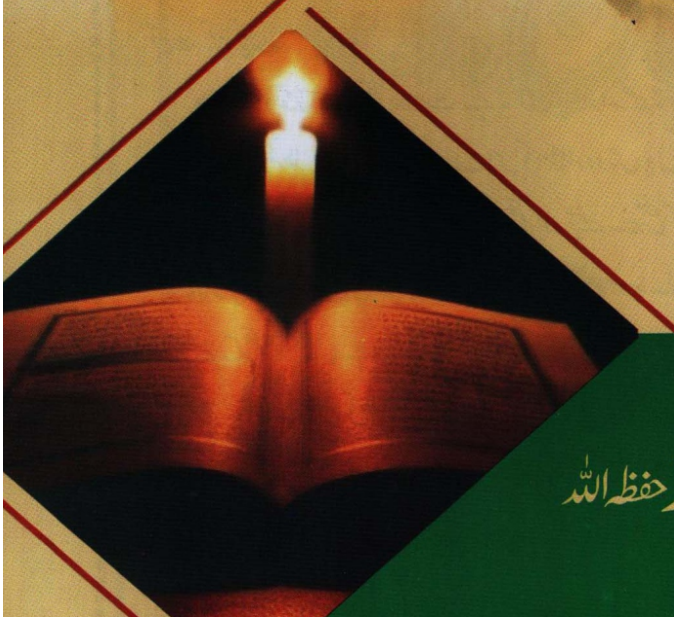

مرتب

مولانا مفتی محمد ایاز حفظہ اللہ

العلم پبلشنگ سروسز

عبدالغنی پلازہ محلہ جنگی پشاور

0300-9391643

091-2590315

091-2580325

العلم آسان تجوید

مرتب

مولانا مفتی محمد ایاز حفظ اللہ

نظر ثانی

قاری سبحان اللہ صاحب
استاد حفظ و ناظرہ مدرسہ تبلیغ القرآن یوسف آباد پشاور

العلم پبلیکیشنز عبد الغنی پلازہ، محلہ جنگی، قصہ خوانی، پشاور
091-2580325, 2590315, 0332-9241690, 0333-4532836

فہرست مضامین

پیش لفظ	1
تجوید کی تعریف	3
تجوید کا حکم	3
مقصد تجوید	3
فائدہ علم تجوید	3
علم تجوید کی اہمیت	4
علوم قرآن	5
تلاوت کے تین انداز	5
تلاوت شروع کرنے کا طریقہ	6
حرکات کی پہچان اور ادائیگی	6
رک کر اور جھٹکے سے پڑھنا	7
مد یعنی کھینچ کر پڑھنا	7
مجہول پڑھنا	7
جزم	8
تشدید	8
تنوین	8
غنہ	8
حروف تہجی	9

حروف تہجی کی ادائیگی کا صحیح طریقہ ______ 9
مشتبہ حروف [ملتے جلتے حروف] ______ 9
حروف کی تفخیم و ترقیق ______ 10
ادغام، اظہار، اخفاء و اقلاب کا بیان ______ 12
لحن کا بیان ______ 13
دانتوں کا بیان ______ 14
مخارج الحروف ______ 15
مخارج کی ادائیگی کا طریقہ ______ 15
لین اور مد کا بیان ______ 17
مسائل ضروریہ ______ 19
تلاوت ختم کرنے کا طریقہ ______ 20
ماخذ و مراجع ______ 21

پیش لفظ

دین اسلام کا سب سے اعلیٰ اور پہلا ماخذ قرآن پاک ہے، اسی طرح علم، تعلیم وتعلم کی پہلی بنیاد بھی قرآن پاک ہی ہے۔ علم کے اعتبار سے قرآن پاک کے دو حصے ہیں [۱] الفاظ ۔[۲] معنیٰ ۔ الفاظ ذریعہ ہے جب کہ معنیٰ مقصد۔ الفاظ کے بغیر معنیٰ حاصل کرنا مشکل اور معنیٰ کے بغیر عمل ناممکن۔ اس لئے ایک مسلمان مرد، عورت، بوڑھے، جوان اور بچے اور بچیوں کے لئے قرآن کے دونوں علوم سے اپنی استطاعت کے مطابق تعلق رکھنا، اس کو سیکھنا اور سمجھنا بے حد ضروری ہے۔

زیرِ نظر کتابچہ علم قرآن کے اس پہلے حصے یعنی الفاظ اور تجوید سے متعلق ہے۔ علماء کرام نے علم تجوید پر مفصل، بڑے اور مفید و جامع رسائل اور کتابیں لکھی ہیں جنہیں پڑھ کر علم تجوید سے کماحقہ واقفیت حاصل کی جاسکتی ہے۔ ہمارا اس مختصر کتابچہ سے مقصد علوم تجوید پر مکمل عبور حاصل کرنا نہیں ہے بلکہ مساجد و مدارس میں قائم ناظرہ قرآن کریم کے حلقہ جات، ترجمہ و تفسیر کے دروس میں شامل افراد کو علم قرأت کے چند اہم اور بنیادی قواعد سے روشناس کرانا ہے جن کی مدد سے وہ قرآن کریم کی درست انداز میں تلفّظ و تلاوت کرسکیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہم نے تجوید کے طویل ابحاث اور قواعد کو یہاں ذکر نہیں کیا۔

راقم نے یہ کتابچہ تقریباً 1995 میں "**تخضیض الاخوان فی تجوید القرآن**" کے نام سے قرآن کریم کے ابتدائی طلباء و طالبات کے لئے مرتب کیا تھا، مختلف دروس اور ناظرہ قرآن کریم کے حلقہ جات میں پڑھا گیا۔ امسال جب جامعہ نے تعلیم یافتہ خواتین کے لئے "فاضلہ دینیات کورس" کے نام سے ایک نصاب تیار کیا جس میں علم تجوید و قرأت بھی شامل ہے، تو بندہ نے اس کتابچہ میں قطع و برید اور ترمیم و اضافہ کر کے نصاب کے لئے از سرِ نو مرتب کیا۔

معلمین و معلمات علم تجوید کے یہ بنیادی مسائل سہل انداز میں اپنے شاگردوں کو پڑھا کر ان سے مشق کروائیں۔ اس کتابچہ کے ساتھ اگر "**العلم تجوید القرآن قاعدہ**" بھی ابتدائی طلباء و طالبات کو پڑھایا جائے تو سونے پہ سہاگہ بن سکتا ہے اور اس کے بہت اچھے ثمرات و نتائج سامنے

آ سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس محنت کی توفیق اور اجر عطا فرمائے۔امین

وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب۔

ابو معاویہ مفتی محمد ایاز درانی

جامعہ تبلیغ القرآن یوسف آباد پشاور

تجوید

تجوید کی تعریف:

تجوید کا لغوی معنی عمدہ کرنا اور سنوارنا ہے۔اصطلاح میں ہر حرف کو اس کے مخرج سے تمام صفات کا لحاظ رکھتے ہوئے ادا کرنا۔الغرض تجوید حروف کو قواعد کے مطابق خوبصورتی سے ادا کرنے کو کہتے ہیں۔یا یہ تعریف بھی کی گئی ہے کہ:

اَلتَّجْوِيْدُ هُوَ اَدَآءٌ كَأَدَآءِ الرَّسُوْلِ ﷺ۔

یعنی تجوید حروف قرآن کی اس ادا کا نام ہے جو رسول اللہ ﷺ کی اداء ہے۔

تجوید کا حکم:

ملا علی قاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اَلْعِلْمُ بِهٖ فَرْضُ كِفَايَةٍ وَالْعَمَلُ بِهٖ فَرْضُ عَيْنٍ .

تجوید کا علم سیکھنا فرض کفایہ ہے اور اس کے مطابق قرآن پڑھنا فرض عین ہے۔

مقصد تجوید:

علم تجوید کا مقصد ہے:

صَوْنُ اللِّسَانِ عَنِ الْخَطَآءِ فِيْ اَدَآءِ الْقُرْآنِ وَقِرَآةِ الْقُرْآنِ بِالطَّرِيْقَةِ الْمَسْنُوْنَةِ.

قرآن پاک کے حروف کو غلط پڑھنے سے زبان کو بچانا اور قرآن پاک کی تلاوت جناب رسول اللہ ﷺ کے مسنون طریقے پر کرنا۔

فائدہ علم تجوید:

تجوید کا فائدہ اور نتیجہ یہ ہے کہ: تَحْصِيْلُ رِضَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَتَحْصِيْلُ سَعَادَةِ الدَّارَيْنِ.

یعنی اللہ تعالیٰ کی رضامندی وخوشنودی حاصل کرنا اور دونوں جہانوں کی سعادت وکامیابی نصیب ہونا۔

علم تجوید کی اہمیت:

قرآن کریم عربی زبان میں نازل ہوا ہے اس لئے اس کا عربوں کے لب ولہجہ میں پڑھنا ضروری ہے جیسا کہ حدیث پاک میں ہے:

اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یُحِبُّ اَنْ یُّقْرَأَ الْقُرْآن کَمَااُنْزِلَ اَوْکَمَاقَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ .

اللہ تعالیٰ کو یہ پسند ہے کہ قرآن کریم اسی طرح پڑھا جائے جس طرح کہ وہ نازل ہوا ہے۔

قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِیلاً ۔ ''قرآن کریم کو ترتیل کے ساتھ پڑھو''

شیخ رومیؒ مجالس الابرار میں لکھتے ہیں کہ

قِرَاءَ ۃُ الْقُرْآنِ الَّذِیْ اُنْزِلَ بِاَفْصَحِ اللُّغَاتِ ، فَلَا بُدَّ اَنْ یُقْرَأَ بِاَفْصَحِ اللُّغَاتِ ، وَلَا یَتَحَقَّقُ ذٰلِکَ اِلَّا بِالتَّجْوِیْدِ ، فَعَلٰی ھٰذَا یَکُوْنُ الْعَمَلُ بِالتَّجْوِیْدِ ، فَرْضًا لَازِمًا لِاَنَّہٗ تَعَالٰی اَنْزَلَ الْقُرْآنَ بِالتَّجْوِیْدِ حَیْثُ قَالَ، وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِیلاً، اَلتَّرْتِیْلُ اَلتَّجْوِیْدُ۔

مجالس الابرار ص ۳۶۳

''قرآن فصیح لغت کے ساتھ نازل ہوا ہے لہٰذا ضروری ہے کہ اس کو فصیح لغت کے ساتھ پڑھا جائے اور یہ تجوید ہی سے ممکن ہوسکتا ہے۔اس لیے تجوید کے ساتھ قرآن پڑھنا فرض ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کو تجوید کے ساتھ اتارا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِیلاً ۔''ترتیل سے مراد تجوید ہے۔''

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے: ''اَلتَّرْتِیْلُ تَجْوِیْدُ الْحُرُوْفِ وَمَعْرِفَۃُ الْوُقُوْفِ.'' کہ ترتیل نام ہے حروف کی تجوید اور وقوف سے باخبر ہونے کا۔اور علماء امت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ قرآن کریم تجوید کے ساتھ پڑھنا فرض اور اس کے خلاف پڑھنا سخت گناہ ہے۔امام جزریؒ فرماتے ہیں:

وَلَاَخْذُ بِالتَّجْوِیْدِ حَتْمٌ لَازِمٌ

مَنْ لَّمْ یُجَوِّدُ الْقُرْآنَ اٰثِمٌ

ترجمہ: اور حاصل کرنا تجوید کا واجب وضروری ہے۔

جو تجوید کے ساتھ قرآن نہ پڑھے (وہ) گنہگار ہے۔

اس لئے ہر مسلمان کے لئے علم تجوید کا جاننا ضروری ہے اگر اصول تجوید اور عربوں کے پڑھنے کے طریقے کے خلاف پڑھا جائے گا تو قرآن کی عربیت باقی نہ رہے گی اور معنی کچھ کا کچھ بن جائے گا مثلاً: قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ [کہو اللہ ایک ہے] کی جگہ "کُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" [کھاؤ اللہ ایک ہے] اسی طرح قلب [دل] کو اور کلب [کتا] کو کہتے ہیں۔ اسی طرح خَلَقَ کا معنیٰ [پیدا کیا] جبکہ حَلَقَ کا معنیٰ ہے [سر منڈا] ہے۔ لہٰذا یہ پہچان اور امتیاز تجوید ہی کے ذریعے ممکن ہے ورنہ قرآن غلط پڑھا جائے گا جو کہ گناہ ہے۔

علوم قرآن

قرآن پاک کے علوم دو طرح کے ہیں: (۱) علوم الالفاظ (۲) علوم المعانی۔ علم تجوید "علوم الالفاظ" کا سب سے پہلا حصہ ہے۔

تلاوت کے تین انداز

(۱) ترتیل: اطمینان اور خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا جیسے اجتماعات وغیرہ میں پڑھا جاتا ہے۔

(۲) حدر: تیزی اور روانی سے پڑھنا جیسے تراویح میں۔

(۳) تدویر: ان دونوں کی درمیانی رفتار سے پڑھنا جس طرح امام فرض نمازوں میں پڑھتا ہے۔

فائدہ: تینوں انداز کے مطابق تلاوت کر سکتے ہیں مگر تیز پڑھنے (حدر) میں تجوید کے قواعد کا لحاظ ضروری ہے کہ حروف خلط ملط نہ ہو جائے۔

تلاوت شروع کرنے کا طریقہ

تلاوت شروع کرنے سے پہلے " اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم " پڑھنا ضروری ہے۔" بسم اللہ الرحمن الرحیم" پڑھنے کی چند صورتیں ہیں:

ا۔ تلاوت سورت کے شروع سے ہو تو ''بسم اللہ......الخ'' پڑھے۔

۲۔ تلاوت درمیان سورت سے ہو تو ''بسم اللہ......الخ'' پڑھنا بہتر ہے۔

۳۔ تلاوت کرتے کرتے نئی سورت شروع ہو تب بھی ''بسم اللہ......الخ'' پڑھے۔ لیکن اگر ''سورۃ براءت'' آجائے تو ''بسم اللہ......الخ'' نہ پڑھے۔

۴۔ تلاوت کے درمیان اگر بات کرلی تو دوبارہ تلاوت شروع کرنے کے لئے ''اعوذ......'' پڑھ کر تلاوت شروع کرے۔''بسم اللہ......'' پڑھنا بہتر ہے۔ ہاں! اگر استاد شاگرد درمیان میں سکھانے کی کوئی بات کریں تب ''اعوذ، بسم اللہ'' پڑھنے کی ضرورت نہیں۔

حرکات کی پہچان اور ادائیگی

حروف کے اوپر نیچے تین علامات (زبر، زیر، پیش) مخصوص انداز سے لگائی جاتی ہیں۔

انہیں زیر، زبر اور پیش کو حرکات کہتے ہیں۔ جس حرف پر حرکت ہو اسے متحرک اور جس پر حرکت نہ ہو اُسے ساکن کہتے ہیں۔

حرکت کی ادائیگی:

زبر: سیدھا منہ کھول کر ادا کرنا چاہئے جس سے حرف کی آواز کھل کر نکلتی ہے جیسے بَ ، تَ ، ثَ۔ وغیرہ۔

زیر: ہونٹوں کو نیچے کی طرف مائل کر کے یائے معروف کی طرح ادا کرنا چاہئے جیسے قِ لِ مِ

پیش: ہونٹوں کو گول کر کے واؤ معروف کی سی آواز سے ادا کی جاتی ہے جیسے شُ، طُ رُ.

حرکات کو مندرجہ بالا انداز کے خلاف ادا کرنا غلط ہے۔ تینوں حرکات میں سے ہر ایک کی دو

دوصورتیں ہیں:

(۱)	پڑا زبر	ـَ	،	کھڑا زبر	ـٰ	
(۲)	پڑی زیر	ـِ	،	کھڑی زیر	ـٖ	
(۳)	سیدھی پیش	ـُ	،	الٹی پیش	ـٗ	

☆ حرکات کی ادائیگی میں تین چیزوں سے بچنا ضروری ہے:

(۱) رُک کراور جھٹکے سے پڑھنا۔(۲) مدیعنی کھینچ کر پڑھنا (۳) مجہول پڑھنا۔

رُک کراور جھٹکے سے پڑھنا

رُک کراور جھٹکے سے اگر پڑھے تو ہر حرف کے آخر میں ہمزہ کی بوآئے گی جیسے: " جَ ءْ ، جِ ءْ ، جُ ءْ "

مدیعنی کھینچ کر پڑھنا

اگر مد سے پڑھے تو حرف کے آخر میں "ا، و، ی" کی بو آئے گی جیسے " لَ ا ، لِ یْ ، لُ وْ "

ان دونوں سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک سانس میں بغیر ٹھہرے جلدی ادا کرے جیسے "

بَ ، بِ ، بُ " تَ ، تِ ، تُ "

مجہول پڑھنا

صحیح طریقے سے ہٹ کر کسی دوسرے طریقے سے ادا کرنا مثلاً " الحمد " میں "دُ" کی پیش کو اردو میں "دو" کے عدد کی طرح ادا کرنا، جبکہ صحیح تلفظ اردو میں "دنیا کی" "دُ" کے پیش کی طرح ہے۔

اسی طرح "للہ" میں "لِ" کی زیر اردو "پڑھ لے" کے لام کی طرح ادا کرنا غلط ہے، جبکہ صحیح تلفظ اردو میں "لیجیے" کے لام کی طرح ہے۔

وضاحت: مجہول، زیر اور پیش میں ہوتا ہے زبر میں نہیں۔

نوٹ: ہمیشہ یاد رکھیں کہ "الف" جب حرکت اور جزم سے خالی ہو تو "الف" ہے۔ اگر اس پر کوئی حرکت یا جزم آجائے تو یہ ہمزہ کہلائے گا۔

جزم (ْ)

☆ حرف کے اوپر چھوٹی ''دْ'' جزم وسکون کی علامت ہوتی ہے۔ جزم حرکات کی ضد ہے۔ حرکت کے مقابلے میں اسے ذرا ٹھہر کر ادا کرتے ہیں۔

☆ جزم وسکون کی ادائیگی میں آواز ہلانا غلط ہے۔صرف پانچ حروف ایسے ہیں جنہیں ادا کرتے وقت آواز ہلاتے ہیں۔آواز ہلانے کو "قَلْقَلَه" کہتے ہیں۔''حروف قلقلہ'' پانچ ہیں۔جن کا مجموعہ ''قُطْبُ جَدٍّ'' ہے۔سب سے زیادہ ''قلقلہ'' ''ق'' میں، ''ط'' میں اس سے کم اور ''ب'' میں ''ط'' سے کم ہے۔

☆ معلم یا معلّمہ حروف تہجی کے شروع میں ہمزہ لگا کر بچوں سے کہلوائیں جیسے

اَ اُ ، اِ اُ ، اُ اُ   اَبْ ، اِبْ ، اُبْ   اَتْ ، اِتْ ، اُتْ......الخ

تشدید (ّ)

☆ ''تشدید'' کے معنی ''سختی'' کرنے کے ہیں۔تشدید والے حرف کو سختی سے ادا کرتے ہیں۔

☆ لفظ ''تشدید'' میں موجود ''ش'' کی مناسبت سے اس کی علامت تین دندانے (ّ) رکھی گئی ہے۔

☆ مشدد حرف دو مرتبہ پڑھا جاتا ہے، ایک مرتبہ پچھلے حرف سے مل کر اور دوسری بار اپنی حرکت کے مطابق جیسے مُحَمَّد یا مَدَّ جو اصل میں مَدْدَ ہے۔

تنوین (ً ٍ ٌ)

تنوین: ''ن'' جیسی آواز ناک میں لے جانے کو ''غنہ'' اور ''تنوین'' کہتے ہیں۔

غنہ

غنہ والے حروف دو ہیں: ''ن'' اور ''م''

ان حروف میں غنہ تب ہوگا:

(۱) اگر ''ن'' اور ''م'' مشدد ہوں تو ان میں ہمیشہ غنہ ہوگا جیسے ''اِنَّ ، ثُمَّ''

(۲) اگر یہ ساکن ہوتو:

☆ میم ساکن کے بعد اگر ''ب'' یا ''م'' آ جائے تو غنہ ہوگا، جیسے ''یَعْتَصِمْ بِاللّٰہِ، وَھُمْ مُھْتَدُوْنَ''۔ اس کے علاوہ کوئی بھی حرف آ جائے تو غنہ نہیں ہوگا۔

☆ نون ساکن کے بعد ان آٹھ حروف میں سے کوئی آ جائے تو غنہ نہیں ہوگا یعنی ناک میں آواز لے جائے بغیر حرف کو ظاہر کر کے پڑھیں گے ''ء، ہ، ع، ح، غ، خ، ل، ر'' (یعنی چھ حروف حلقی اور ل، ر) ورنہ غنہ ضروری ہوگا۔

نوٹ: تنوین کا بھی وہی حکم ہے جو نون ساکن کا ہے۔

حروف تہجی

''الف'' سے ''ی'' تک درج ذیل ''۲۹'' حروف ''حروف تہجی'' کہلاتے ہیں۔ قرآن پاک انہی ۲۹ حروف تہجی سے بنا ہوا ہے۔

ا، ب، ت، ث، ج، ح، خ، د، ذ، ر، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ع، غ، ف، ق، ک، ل، م، ن، و، ہ، ء، ی

حروف تہجی کی ادائیگی کا صحیح طریقہ

دو قسم کے حروف کی مشق کرنے سے حروف تہجی کی ادائیگی صحیح ہو جائے گی:

(۱) حروفِ مُشْتَبِھَہ (۲) حروف مُفَخَمَہ وَمُرَقَّقَہ

قرآن مجید صحیح پڑھنا حروف تہجی کی صحیح ادائیگی پر موقوف ہے۔ لہٰذا معلم صاحب / معلّمہ صاحبہ کو چاہیے کہ حروف تہجی کی صحیح ادائیگی کے ساتھ طلبہ وطالبات کو خوب مشق کروائیں۔

مشتبہ حروف (ملتے جلتے حروف)

ایک دوسرے سے ملتے جلتے حروف ''حروف مشتبہہ'' کہلاتے ہیں۔ اگر ان میں فرق نہ کیا جائے تو حروف ایک دوسرے سے تبدیل ہو جائیں گے اور قرآن ''قرآن'' نہیں رہے گا۔ مثلاً ''ذ، ز''

اور''ظ،ض''میں دیکھیے: '' ذَلَّ (وہ ذلیل ہوا) زَلَّ (وہ پھسلا)...... ظَلَّ (سایہ حاصل کیا) اور ضَلَّ (گمراہ ہوا)''

اگر ان حروف میں فرق نہ کریں تو کیا سے کیا بن جائے گا!

حروف مشتبہ کی پہچان کا طریقہ:

اس کے دو طریقے ہیں: (۱) نقطوں کے ذریعے (۲) کسی ماہر فن کے ذریعے۔

نقطوں کے ذریعے پہچان:

☆ ''نقطوں کے ذریعے'' پہچان سے مراد یہ ہے کہ

مثلاً: ا ،ح،د،ر،س،ص،ط،ع،ل،م،و،ہ،ء،ی خالی اور بغیر نقطے کے ہیں۔ جبکہ ب،ج کے نیچے ایک نقطہ۔ خ،ذ،ز،ض،ظ،غ،ف،ن کے اوپر ایک نقطہ۔ ت،ق کے اوپر دو نقطے۔ث،ش کے اوپر تین نقطے،ك کے اوپر علامت'' ء ''کو مرکز کہتے ہیں۔اگر''ی'' کو کسی دوسرے حروف سے ملا کر لکھا جائے تو پھر''ی'' کے نیچے دو نقطے لگائے جائیں گے جیسے ید.

''ماہر فن'' کے ذریعے پہچان

اس کا طریقہ یہ ہے کہ متعدد بار اپنے معلم یا معلّمہ سے سنا جائے اور انہیں سنا کر مشق کی جائے کہ''ت،ط''''ث،س،ص''''ذ،ز''''ظ،ض''''ع،ء''اور''ق،ک''میں کیا فرق ہے؟

حروف کی تفخیم و ترقیق (پُر اور باریک حروف)

''مفخم'' سے موٹے اور''مرقق'' سے باریک حروف مراد ہیں۔

☆ سات حروف ہر حال میں موٹے ہوتے ہیں:''خ،ص،ض،غ،ط،ق،ظ''ان کا مجموعہ یہ ہے:''خُصَّ ، ضَغْطٍ، قِظْ''

☆ تین حروف کبھی موٹے اور کبھی باریک ہوتے ہیں:''ا،ل،ر''

☆ باقی انیس حروف ہمیشہ باریک ادا ہوتے ہیں۔

"ا،ل،ر" کے پُر اور باریک پڑھنے کے مقامات

☆ "ا" سے پہلے اگر سات موٹے حروف میں سے کوئی حرف آ جائے تو الف پُر ہوگا۔ جیسے "قَالَ"، ورنہ باریک جیسے "كِتَابٌ"۔

☆ الف چونکہ پڑھنے میں ماقبل کے تابع ہوتا ہے اس لیے تفخیم وترقیق میں بھی پہلے والے حرف کو اعتبار ہوگا یعنی اگر الف سے پہلے والا حرف پُر ہو تو الف بھی پُر ادا ہوگا جیسے اَلصِّرَاط ، ظَالِمُوْنَ، قَالُوْا وغیرہ

☆ "ل" سب باریک ہوتے ہیں۔ صرف "اَللّٰه" کا لام اس وقت پُر ہوتا ہے جب اس سے پہلے زبر (َ) یا پیش (ُ) ہو جیسے "هُوَ اللّٰهُ ، نَصْرُ اللّٰهِ" اگر اس سے پہلے زیر ہو تو اسے بھی باریک پڑھیں گے جیسے: بِسْمِ اللّٰهِ۔

☆ "ر" کی دو حالتیں ہوتی ہیں: (۱) متحرک (زبر، زیر، پیش والی) (۲) ساکن

☆ اگر "ر" متحرک ہو تو اس کی اپنی حرکت کا اعتبار ہوگا۔ زبر یا پیش کی صورت میں پُر پڑھا جائے گا جیسے اَلرَّحْمٰنُ ، نَصْرُ اللّٰهِ ، رَبُّكَ ، رُبَمَا اور زیر کی صورت میں باریک ادا کریں گے۔ جیسے رِحْلَةَ۔

☆ "ر" اگر ساکن ہو تو "ر" سے پہلے والے حرف کو دیکھیں گے:

اگر اس پر زبر یا پیش ہو تو پُر پڑھیں گے جیسے "وَانْحَرْ ، زُرْتُمْ، مَرْقَدِنَا ، مُرْسَلُوْنَ"

اگر زیر ہو تو "ر" باریک ادا ہوگی جیسے "فَذَكِّرْ ، رَبِّ ارْحَمْهُمَا" لیکن اس کے لیے تین شرائط ہیں۔

(۱) راء ساکن ماقبل کسرہ عارضی نہ ہو۔

(۲) راء ساکن ماقبل کسرہ دوسرے کلمہ میں نہ ہو۔

(۳) اور مابعد حروف مستعلیہ نہ ہو۔

لہٰذا اِرْجِعْ ، رَبِّ ارْجِعُوْنَ، قِرْطَاسٌ وغیرہ میں شرائط نہ پائے جانے کی وجہ سے راء ماقبل کسرہ

ہونے کے باوجود پُر پڑھا جائے گا۔

☆ اسی طرح امالہ والی راء بھی باریک پڑھی جائیگی جیسے مَجْرِيهَا۔ راء کی حرکت کو یہاں زیر سمجھ کر باریک پڑھنا چاہیے۔ اس راء کو یائے مجہول یعنی اُردو میں لفظ قطرے کی راء کی طرح پڑھا جائیگا نہ کہ قاری کی یاء کی طرح یعنی تلفظ اسی طرح ہوگی مَجْرے ھَا پڑھا جائے گا نہ کہ مَجْرِیْ ھَا۔

نوٹ: امالہ کا معنی مائل کرنا اور جھکانے کے ہیں اور اصطلاح میں زبر کو زیر کی طرف مائل کر کے پڑھنے کو کہتے ہیں۔ قرآن پاک میں راء کے بعد امالہ صرف اسی ایک جگہ پر آیا ہے۔

نوٹ: معلم/معلّمہ صاحبہ کو چاہیے پُر حروف کو ادا کرواتے وقت دو باتوں کا دھیان رکھیں:

(۱) طلبہ/طالبات ان حروف کو منہ بھر کے ادا کریں۔

(۲) ہونٹوں کو اپنی حالت پر رکھیں۔ گول نہ کریں۔

ادغام، اظہار، اخفاء واقلاب کا بیان

اظہار: نون ساکن اور تنوین کے بعد اگر حروف حلقی میں سے کوئی حرف آئے تو وہاں اظہار ہوگا یعنی حرف کو اپنے مخرج میں بغیر غنہ کے پڑھا جائیگا اور اس کو اظہار حلقی کہتے ہیں جیسے اَنْعَمْتَ، سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ وغیرہ۔ اسی طرح اگر میم ساکن کے بعد حرف میں میم وباء کے سوا اور کوئی حرف ہو تو وہاں بھی اظہار ہوگا یعنی نون ساکن وتنوین اپنے مخرج سے بلا غنہ ادا ہوگا اور اس کو اظہار شفوی کہتے ہیں جیسے فَلَهُمْ اَجْرٌ، اَنْعَمْتَ وغیرہ

ادغام: نون ساکن یا تنوین کے بعد اگر حروف یرملون میں سے کوئی حرف آجائے تو وہاں ادغام ہوگا یعنی نون اسکے بعد کے حرف سے بدل کر ایک ہو جائیگا جیسے مِنْ لَّدُنْهُ وغیرہ پھر ان حروف یرملون میں سے چار حروف جن کا مجموعہ یَنْمُوْ ہے میں غنہ ہوتا ہے جیسے مَنْ یُّؤْمِنُ، بَرْقٌ یَّجْعَلُوْنَ وغیرہ اور باقی دو حروف راء ولام میں ادغام بلا غنہ ہوگا جیسے مِنْ لَّدُنْهُ اور اگر یہ نون ساکن اور یرملون ایک ہی کلمہ میں ہو تو وہاں ادغام نہ ہوگا بلکہ اظہار ہوگا اور اس کو اظہار مطلق کہتے ہیں جیسے دُنْيَا، قِنْوَانٌ،

صِنْوَانٌ، بُنْيَانٌ (قرآن مجید میں صرف یہی چار اس قاعدے کے آئے ہیں) اسیطرح اگر میم ساکن کے بعد حرف بھی میم ہی ہو تو یہاں بھی ادغام ہوگا جیسے اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ وغیرہ

اخفاء: نون ساکن اور تنوین کے بعد حروف حلقی، حروف یرملون اور باء والف کے سوا جب کوئی بھی دوسرا حرف آجائے تو وہاں نون ساکن اور تنوین میں اخفاء کیا جائیگا غنہ کے ساتھ یعنی کہ نہ ادغام ہو اور نہ اظہار بلکہ دونوں کی درمیانی حالت ہو مثلاً ءَ اَنْذَرْتَهُمْ ، قَوْمٍ ظَلَمُوْا وغیرہ۔

اسی طرح اگر میم ساکن کے بعد بآء ہو تو وہاں غنہ کے ساتھ اخفاء ہوگا جیسے وَمَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ۔

اقلاب: نون ساکن وتنوین کے بعد اگر بآء آجائے تو اس نون کو میم سے بدل کر غنہ کیساتھ پڑھتے ہیں مثلاً اَنْبِئْهُمْ ، سَمِيْعٌ بَصِيْرٌ

فائدہ: نون اور میم اگر مشدد ہوں تو ان میں ہر حال میں ایک الف کے برابر غنہ کیا جاتا ہے جیسے اِنَّ ، لَمَّا وغیرہ۔

لحن کا بیان

لحن تجوید کا متضاد ہے جس کا لفظی معنیٰ ہے غلط پڑھنا اور اصطلاح میں تجوید کے خلاف قرآن کریم غلط اور بے قاعدہ پڑھنے کو لحن کہتے ہیں۔ لحن کا معنی ہے "غلطی" اور غلطی کی دو قسمیں ہیں:

[۱] لحن جلی۔ [۲] لحن خفی۔

یعنی بڑی غلطی کو جلی اور چھوٹی غلطی کو خفی کہتے ہیں لحن جلی حرام اور لحن خفی مکروہ ہے۔

لحن جلی اور اس کے اقسام:

لحن جلی: یعنی نمایاں غلطی یہ وہ غلطی ہے جو واضح اور آسانی سے معلوم ہو سکے۔

لحن جلی کی پھر پانچ قسمیں ہیں:

[۱] تبدیل حرف بالحرف جیسے اَلْحَمْدُ کی جگہ اَلْهَمْدُ پڑھنا اور عِلْمٌ کی جگہ اِلْمٌ پڑھنا وغیرہ۔

[۲] تبدیل حرکت بالحرکت جیسے وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ کی جگہ وَقَتَلَ دَاوٗدَ جَالُوْتُ یا

اَنۡعَمۡتَ کی جگہ اَنۡعَمۡتُ پڑھناوغیرہ۔

[۳] تبدیل حرکت بالسکون یا تبدیل سکون بالحرکت، حرکت کوسکون یا سکون کوحرکت سے بدلنا جیسے اَلَّذِیۡ جَمَعَ کی جگہ اَلَّذِیۡ جَمۡعَ یا فَعَلۡنَا کی جگہ فَعَلَنَا پڑھنا۔

[۴] گھٹانا یا بڑھانا[کھڑے کو پڑا اور پڑے کو کھڑا پڑھنا] جیسے فَــعَــل رَبُّکَ کی جگہ فَعلَارَبُّکَ پڑھنااور لَمۡ یُوۡلَدۡ کی جگہ وَلَمۡ یُلَدۡ پڑھنا یا بِسۡمِ اللّٰه کی جگہ بِیۡسِمِ اللّٰه یا رَسُوۡلٌ کی جگہ رَسُلٌ وغیرہ پڑھنا۔

[۵] مشدد حرف کوغیر مشدد پڑھنا جیسے عِـزَّتٍ کی جگہ عِـزَتٍ اور غیر مشدد کو مشدد پڑھنا جیسے کُفُوًا کو کُفُوًّا.

لحن خفی: وہ صفات جو حروف کی خوبصورتی سے متعلق ہیں ان کے خلاف پڑھنا لحن خفی کہلاتا ہے جیسے راء پر جب زبر یا پیش ہو تو راء پُر [موٹی] پڑھی جائے گی اس کو باریک پڑھنا یا اظہار کی جگہ اخفاء اور اخفاء کی جگہ اظہار کرنا یا مد کی جگہ قصر اور قصر کی جگہ مد کرنا وغیرہ۔ یہ لحن خفی، لحن جلی سے ہلکی ہے مگر بچنا اس سے بھی ضروری ہے۔

دانتوں کا بیان

انسان کے منہ میں کل بتیس دانت ہوتے ہیں سولہ اوپر کے جبڑے میں اور سولہ نیچے کے جبڑے میں۔اوپر والے جبڑے کے دانت علیا اور نیچے والے جبڑے کے دانت سفلیٰ کہلاتے ہیں۔

دانتوں کے نام:

ثنایا، رباعیات، انیاب، ضواحک، طواحن، نواجذ:

ثنایا: یہ ثنیہ کی جمع ہے جس سے مراد سامنے کے چار دانت ہیں۔دو اوپر اور دو نیچے والے۔

رباعیات: یہ رباعیہ کی جمع ہے۔یہ ثنایا کے ساتھ والے اوپر نیچے کے چار دانت ہیں۔

انیاب: یہ ناب کی جمع ہے، یہ وہ چار نوک دار دانت ہیں جو رباعیات کے دائیں بائیں اوپر نیچے ہوتے ہیں۔

ضواحک: یہ ضاحک کی جمع ہے۔اس سے مراد وہ چار داڑھیں ہیں جو انیاب کے ساتھ دائیں بائیں اوپر نیچے ہیں۔

طواحن: یہ طاحن کی جمع ہے اور یہ بارہ داڑھیں ہیں چھ اوپر چھ نیچے، ضواحک کے دائیں بائیں تین تین واقع ہیں۔

نواجذ: یہ ناجذ کی جمع ہے اس سے مراد آخری چار داڑھیں ہیں جو طواحن سے پیوست اوپر نیچے دائیں بائیں ہیں۔

ضواحک ،طواحن اور نواجذ تینوں قسم کو اضراس [دو داڑھیں] اور باقی ثنایا ،رباعیات اور انیاب کو دانت کہتے ہیں۔

مخارج الحروف

تعریف: مخارج جمع ہے مخرج کی جس کے لفظی معنی ہے نکلنے کی جگہ۔اور مخرج اصطلاح تجوید میں منہ کے اس حصہ کو کہا جاتا ہے جہاں سے کوئی حرف نکلتا یا ادا ہوتا ہے۔

مخارج اور ان کی تعداد:

عربی زبان کے حروف کی تعداد انتیس ہے اور مخارج کی تعداد سترہ۔مخارج میں کام آنے والے حصے حلق [گلا] زبان، ہونٹ، ناک، منہ کا خالی حصہ [جوف دہن] وغیرہ ہیں۔

اگر کسی حرف کا مخرج معلوم کرنا ہو تو اس حرف کو ساکن کر کے اس سے پہلے ہمزہ لے آئیں جس جگہ آواز ختم ہو وہی اس کا مخرج ہوگا۔جیسے اَنْ ، اَبْ اَلْ وغیرہ۔

مخارج اور ادائیگی کا طریقہ

(۱) ”الف“: ادا ہوتا ہے منہ کے خالی حصے یعنی جوف دہن سے۔اس کو حرف ہوائی کہتے ہے۔

(۲) ”ء ، ہ“: ادا ہوتے ہیں گلے کے آخری حصے سے جو سینے کی طرف ہے یعنی اقصیٰ حلق سے۔

(۳) ”ع، ح“: ادا ہوتے ہیں گلے کے درمیانی حصے یعنی وسط حلق سے۔

(۴)"غ،خ": ادا ہوتے ہیں گلے کے پہلے حصے سے جو منہ کی طرف ہے یعنی ادنیٰ حلق سے۔
ان چھ حروف کو حروف حلقی کہتے ہیں۔

(۵) "ق": ادا ہوتا ہے زبان کی جڑ اور اوپر تالو سے۔

(٦) "ک": ادا ہوتا ہے زبان کی جڑ اور اوپر تالو سے ذرا منہ کی طرف سے۔
ان کو حروف لہاتیہ کہتے ہیں۔

(۷) " ج،ش،ی": ادا ہوتے ہیں زبان کے درمیان اور اوپر تالو سے۔ان کو حروف شجریہ کہتے ہیں۔

(۸) "ض": ادا ہوتا ہے زبان کی کروٹ اور اوپر جبڑے کے دانتوں سے۔ان کو حرف حافیہ کہتے ہیں۔

(۹) " ل،ن،ر": ادا ہوتے ہیں زبان کے کنارے اور اوپر جبڑے سے،ان کو حروف طرفیہ کہتے ہیں۔

(۱۰)"ت،د،ط": ادا ہوتے ہیں زبان کی نوک اور سامنے اوپر دانتوں کے سروں سے۔
ان کو حروف لثویہ کہتے ہیں۔

(۱۱) "ث،ذ،ظ": ادا ہوتے ہیں زبان کی نوک اور سامنے اوپر دانتوں کے سروں سے۔
ان کو حروف صفیریہ کہتے ہیں۔

(۱۲) "ص،س،ز": زبان کی نوک اور ثنایا علیا اور سفلی کے سرے کا درمیانی حصہ۔

(۱۳) "ف": ادا ہوتا ہے سامنے اوپر کے دانتوں اور نیچے ہونٹ سے۔

(۱۴) "ب": ادا ہوتا ہے ہونٹوں کے تَر حصے سے۔

(۱۵) "م": ادا ہوتا ہے ہونٹوں کے خشک حصے سے۔

(۱٦) "و": ادا ہوتا ہے ہونٹوں کے گول کرنے سے۔

(۱۷)"غنہ یعنی نون مشدد اور میم مشدد": ادا ہوتا ہے ناک کے بانسے سے یا ناک کے جڑ سے۔

لین اور مد کا بیان

لین: اگر واؤ یا ی ساکن سے پہلے حرف پر زبر ہو تو یہ حروف لین کہلاتے ہیں۔ جیسے خَــوْفٌ ، صَيْفٌ وغیرہ اور اگر حرف لین کے بعد حرف ساکن ہو تو اس حالت کو مد لین کہتے ہیں۔

حروف مدہ:

☆ مد کے معنی ہیں لمبا کرنا اور کھینچنا، مد کو حرکات کے برخلاف کھینچ کر پڑھا جاتا ہے۔

☆ حروف مدہ تین ہیں۔ الف، واو ، ی۔ الف تب حرف مدہ ہے جب الف (ساکن) سے پہلے زبر ہو جیسے بَا ،قَالَ ، صِرَاطَ وغیرہ۔

☆ 'و' تب حرف مدہ ہے جب وہ ساکن ہو اور اس سے پہلے پیش ہو جیسے بُوْ ، اَعُوْذُ ، قُوْلُوْا وغیرہ۔

☆ 'ی' تب حرف مدہ ہے جب یائے ساکن سے پہلے زیر ہو جیسے بِیْ ، قِيْلَ ، دِيْنٌ وغیرہ یعنی جب حرکتیں ان تینوں حروف کے موافق ہوں تو یہ حروف مدہ کہلاتے ہیں۔

☆ مد کی مقدار ایک الف سے لے کر پانچ الف تک ہے۔

مد کی اقسام:

مد کی دو قسمیں ہیں: (۱) مد اصلی (۲) مد فرعی

(۱) مد اصلی: یعنی حروف مدہ ا،و،ی کی مد یعنی حروف مدہ کو انکی اصلی وفطری مقدار یعنی ایک الف کے برابر لمبا کرنا (پڑھنا) مد اصلی کہلاتا ہے یہ مد بغیر کسی سبب کے ہوتے ہیں جیسے قَـــالُـوْا اور دَاعِـــیْ اور اگر اسے ایک الف کے برابر نہ پڑھا جائے تو پھر یہ حرف ہی نہ رہیگا بلکہ حرکت بن جائے گا۔ جیسے قَالُوْا سے قَلُوْا، دَاعِیْ سے دَعِی بن جائے گا۔ اس مد اصلی کو مد ذاتی بھی کہتے ہیں۔

(۲) مد فرعی: جب حروف مدہ کے بعد تین سببوں ہمزہ، سکون یا تشدید میں سے ایک سبب جب آجائے تو مد کرنا مد فرعی کہلاتا ہے اس کو مد سببی بھی کہتے ہیں جیسے

(۱) جَآء (الف کے بعد ہمزہ)

(۲) وَلاَالضَّآلین (الف کے بعد تشدید)

(۳) حٰمٓ (میم میں ی کے بعد سکون) یعنی اس طرح حآ مِیم

اس میں مد کی مقدار تین ''الف'' سے پانچ ''الف'' تک ہے۔

مد کی مقدار معلوم کرنے کا اندازہ اس طرح کیا جائے گا کہ:

ہاتھ کی انگلی درمیانی چال سے ایک مرتبہ کھولنا یا بند کرنا ایک ''الفی مد'' کہلاتا ہے۔ جتنے الفی مد ہوا تنی انگلیاں درمیانی چال سے کھولیں یا بند کریں۔

مدفرعی کے اقسام:

پھر مد فرعی کے مزید چار اقسام ہیں:

مد متصل: اگر حروف مدہ اور ہمزہ ایک ہی کلمہ میں ہوں تو مد متصل کہلائے گا جیسے اُولٰٓئِکَ ، سَوَآءٌ وغیرہ۔ یہ مد واجب ہے اور اس مد کی مقدار تین یا چار الف کے برابر ہے۔

مد منفصل: اور اگر حرف مدہ اور ہمزہ جدا جدا کلموں میں ہوں تو یہ مد، مد منفصل کہلاتی ہے۔ اسکو مد جائز بھی کہتے ہیں اسکی مقدار متصل کی طرح تین یا چار الف کے برابر ہے۔ جیسے اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ اور اَلَّذِیٓ اَطْعَمَھُمْ وغیرہ۔

مد لازمی: اگر ایک ہی کلمہ میں حرف مدہ کے بعد کوئی حرف ساکن آیا ہو اور اس کا سکون اصلی ہو (یعنی وقف کرنے کی وجہ سے سکون نہ آیا ہو) جیسے آلْـٰٔنَ تو اسے مد لازم کلمی مخفف کہتے ہیں۔ اور اگر ایک ہی کلمہ میں حرف مدہ کے بعد کا حرف مشدد ہو جیسے ضَــآلِّیْنَ تو اسے مد لازم کلمی مثقل کہتے ہیں۔ اور ان دونوں کی مقدار بھی تین الف کے برابر ہے۔

مد عارضی: جب حرف مدہ کے بعد سکون عارضی ہو یا وقف کی وجہ سے ہو تو اسے مد عارضی کہتے ہیں جیسے رَحِیْمٌ پر وقف کرنے کے وقت رَحِیْمٌ ، تُکَذِّبَانِ، مُسْتَقِیْمٌ وغیرہ۔

فائدہ: حروف مدہ کو پانچ الف کے برابر کھینچنے کو طول دو تا چار الف کے برابر کھینچنے کو توسط اور ایک الف کے برابر کھینچنے کو قصر کہتے ہیں۔ مد متصل و منفصل میں توسط، مد لازم میں طول اور مد عارض میں تینوں جائز ہیں۔قصر بہتر ہے۔

مسائل ضروریہ

۱۔ قرآن میں چار مقامات پر صاد کے اوپر چھوٹا سا (سین) لکھا ہوا ہوتا ہے۔ایک [البقرۃ: ۲۴۵] يَبْصُطُ، دوسرے [سورۃ:البقرہ ۶۹] فِي الْخَلْقِ بَصْطَةً، ان دونوں جگہوں میں سین پڑھا جائیگا۔ تیسرا [طور:۳۳] اَمْ هُمُ الْمُصَيْطِرُوْنَ اس میں اختیار ہے۔چوتھا [غاشیہ:] بِمُصَيْطِر . اس میں صاد پڑھا جائیگا۔

۲۔ کئی مواقع قرآن میں ایسے ہیں کہ لکھا ہوا تو "لا" ہے مگر پڑھا جاتا "لَ" ہے یعنی الف لکھا تو ہے مگر پڑھا نہیں جاتا جیسے:

[ال عمران:۱۵۸] میں لَا۟اِلَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ ۔ [توبہ:۴۷] وَلَا۟اَوْضَعُوْا ۔ [نمل:۲۱] اَوْلَا۟اَذْبَحَنَّهٗ۔ [صافات:۶۸] لَا۟اِلَى الْجَحِيْمِ، [الحشر:۱۳] لَا۟اَنْتُمْ اَشَدُّ۔

اسی طرح [ال عمران:۱۴۴] اَفَا۟ئِنْ ہے مگر پڑھا جاتا ہے اَفَئِنْ۔ اور [ھود:۹۷] میں مَلَا۟ئِهٖ ہے لیکن پڑھا جاتا مَلَئِهٖ ہے۔[کہف:۲۳] میں لِشَاْئٍ مگر پڑھا جاتا ہے لِشَيْئٍ ۔اسی طرح لفظ نَبَاْئٍ مگر پڑھا جاتا ہے نَبَئٍ ہے۔اسی طرح لٰكِنَّا هُوَ اللّٰهُ [کہف:۳۸] سَلٰسِلَا ۔[دھر:۴] میں دوسرا الف قَوَارِيْرَا قَوَارِيْرَا [دھر:۱۵] میں دونوں الف نہیں پڑھے جائینگے مگر وقف کی حالت میں لٰكِنَّا میں پڑھا جاسکتا ہے۔سَلٰسِلَا میں اختیار ہے لیکن قَوَارِيْرَا میں کسی بھی صورت میں نہیں پڑھا جائیگا البتہ اگر پہلے والے کو الف کریں تو پھر پڑھا جائیگا۔

تلاوت ختم کرنے کا طریقہ

☆ جس لفظ پر تلاوت مکمل کرنی ہو وہاں وقف کرے۔

وقف سے مراد سانس اور آواز دونوں بند کرنے کا نام ''وقف'' ہے۔اس کا طریقہ یہ ہے کہ:

☆ اگر حرف کے آخر میں گول تا ہو تو اسے ہا سے بدل دے، جیسے نِعْمَةٌ سے نِعْمَهْ.

☆ اگر دوزبر ہو تو ''الف'' سے بدل دیں، جیسے: اَحَدًا سے اَحَدَا۔

☆ اس کے علاوہ تمام کلمات کے آخری حرف کو ساکن کر کے پڑھیں جیسے ''کَسَـــب سے کَسَبْ''، ''اَحَدٌ سے اَحَدْ''

☆ وقف ہمیشہ لفظ کے آخر میں ہوتا ہے جیسے ''یـقـیـمـون'' میں ''ن'' پر اور لوٹاتے ہمیشہ کلمہ کے پہلے حرف سے جیسے ''رَزَقْنَاهُمْ'' میں ''ر'' سے لوٹایا جائے گا نہ کہ درمیان سے۔

☆ بہتر یہ ہے کہ وقف وہاں کرنا چاہیے جہاں بات پوری ہو اور اگر معنی معلوم نہ ہو تو پھر چاہیے کہ وقف کی رموز (علامات) ٥ ، م ، ط ، ج پر ٹھہر کر وقف کیا جائے۔

ماخذ ومراجع

☆ فوائد مکیہ
☆ جمال القرآن
☆ تعلیم التجوید
☆ خواتین کا دینی معلم
☆ خلاصہ تجوید